سوال

(292)میاں بیوی میں سے کسی ایک کا دوسرے کو شرعی حق سے محروم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا میاں بیوی میں سے کسی ایک کےلئے یہ جائز ہے کہ وہ معقول شرعی عذر کے بغیر دوسرے کو طویل مدت تک شرعی ملاقات سے محروم رکھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس میں کچھ شک نہیں کہ میاں بیوی کا اتصال (جنسی ملاپ) نفسانی ضرورتوں میں سے ہے لیکن مرد یا عورت کی شہوت کی قوت یا کمزوری کے اعتبار سے مباشرت میں رغبت مختلف ہوسکتی ہے۔ہاں البتہ اکثر وبیشتر مردوں میں یہ پہلو غالب ہے اوروہی کثرت مباشرت کے خواہش مند ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بہت سی خواتین اپنے شوہروں سے شاکی بھی ہوتی ہیں کیونکہ کثرت مباشرت سے انہیں نقصان پہنچتا ہے فقہائے کرام نے یہ بیان فرمایا ہے کہ بیوی کو چاہیے کہ اس کا شوہر جس وقت بھی اس سے جنسی فعل کا مطالبہ کرے تو وہ اس کے مطالبہ کو پورا کرے خواہ وہ تنور ہی پر کیوں نہ ہو۔بشرطیکہ اس سے اسے نقصان نہ ہو یا کسی فرض وواجب کے ادا کرنے میں کوتاہی نہ آئے لیکن طویل عرصہ تک جنسی ملاپ کو ترک کردینا جائز نہیں ہے کیونکہ عورت کا بھی یہ حق ہے کہ اس کی جنسی ضرورت پوری ہو اور وہ اس سلسلے میں عورت زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک صبر کرسکتی ہے۔لہذا فقہا نے فرمایا ہے کہ شوہر کےلئے یہ ضروری ہے کہ وہ چار ماہ بعد مباشرت کرے بشرطیکہ اسے اس کی طاقت ہو۔بہر حال اس معاملہ میں میاں بیوی میں سے ہر ایک کو دوسرے کی رغبت اور خواہش کا خیال رکھنا چاہیے اور اگر شوہر کی طرف سے رغبت کا اظہار ہو تو بیوی کو اس کا احترام کرنا چاہیے بشرطیکہ مشقت یا ضرر کا کوئی پہلو درپیش نہ ہو۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 254

محدث فتویٰ